REGD. No. L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

۱۲ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۱۲ اخاء ۱۳۴۱ ھش ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء نمبر ۲۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۱ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح ۔ ڈاکٹر یتھی لسن صاحب نے کل بھی باقاعدہ دن میں تین مرتبہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے طریق کے مطابق علاج کیا عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ سارا دن اچھی رہی ۔ البتہ ہلکی سی کوفت محسوس کی ۔ رات نیند آ گئی ۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے

اس کا نمونہ ہمیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں نظر آتا ہے

"ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے ۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے ۔ جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی جس نے یہ دور کرایا کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتوان انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو ثواب ملے گا ۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوم کو اپنا دشمن بنا لیا ہے جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا ۔ اسی طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے ۔ مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مر جانا اس کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا ۔ اس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی ۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے جس کو ناتواں اور بیکس کہتے تھے اس نے اس ایمان کے ذریعہ ان کو کہاں پہنچا دیا ۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکار ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے ۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہؓ کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوتِ ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا نہیں کیا ۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنےٰ کی بات تھی ۔"

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ میں داخلہ کے ٹکٹ

مقام اجتماع میں خدام کے لئے ٹکٹ حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے ۔ بغیر ٹکٹ کے کسی کو مقام اجتماع میں داخل نہیں کیا جاتا ۔ اس سلسلہ میں مرکز کی طرف سے ایک فارم مقرر ہے یہ فارم ہر خادم پر کر کے اجتماع کے موقعہ پر ساتھ لاتا ہے اور دفتر بیرون میں (جو مقام اجتماع کے گیٹ کے ساتھ ہوتا ہے) دے کر ٹکٹ حاصل کرتا ہے ۔ مجالس کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جس قدر خدام ان کی مجلس کی طرف سے اجتماع میں شامل ہو رہے ہوں (کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام شریک ہوں) اتنی تعداد میں مرکز سے فارم منگوا لیں تا اجتماع کے موقعہ پر ٹکٹ کے حصول میں سہولت رہے اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کے لئے یہ فارم پر کرنا ضروری ہے ۔ عہدیداران اضلاع ۔ علاقائی اور نمائندگان کوئی بھی اس سے مستثنےٰ نہیں ہے ۔ (منتظم دفتر بیرون سالانہ اجتماع)

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ اکتوبر ۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت تا حال ناساز ہے ۔ کل بھی بخار ۱۰۰ سے اوپر تھا کمزوری بہت ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ ہمارا شافی خدا اپنے فضل و رحم سے محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مجلس انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے ۔ اس میں شریک ہو کر تین دن دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے مخصوص ماحول میں بسر کیجئے ۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲- اکتوبر ۶۲ء

شراب پر پابندی اور سیکولر حکومت

معاصر "نوائے وقت" اپنے ایک اداراتی نوٹ میں رقمطراز ہے:-

"بھارتی حکومت اپنے آپ کو سیکولر کہتی ہے۔ اس کے باوجود وہ ملک بھر میں امتناع شراب کی پابند ہے اور مالی ماہروں کی شدید مخالفت کے باوجود بتدریج شراب پر پابندیاں سخت اور وسیع کی جا رہی ہیں اس کے برعکس پاکستان ایک اسلامی ملک ہے مسلمانوں کے لئے شراب "ام الخبائث" اور قطعی حرام ہے لیکن ہمارے یہاں یہ حال ہے کہ ۱۹۴۷ء میں دیسی اور ولایتی شراب کی کھپت سوا لاکھ گیلن تھی جو ۱۹۶۱ء میں ساڑھے پانچ لاکھ گیلن تک پہنچ گئی اور یہ یقین کرنے کے معقول اسباب موجود ہیں کہ شراب کی ناجائز کشید اور دوسری نشہ آور چیزوں کے استعمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے لاہور کے موجودہ ڈپٹی کمشنر عرصہ تک محکمہ محاصل و آبکاری سے وابستہ رہے ہیں ایک رسالے میں ان سے یہ قول منسوب کیا گیا ہے کہ "اگر ہم تمام کام چھوڑ کر اپنی کوششیں صرف ترک شراب پر مرکوز کر دیں اور اپنی مذہبی، سیاسی، معاشرتی اور تعلیمی تنظیموں کے تعاون سے اس ملعون بلا کا کوئی مؤثر سد باب کر سکیں تو فی الواقع یہ ہزار اصلاح ہو گا اور ملک و ملت اسے کبھی فراموش نہیں کر سکیں گے"۔

شراب خوری ایک ایسی لعنت ہے جس سے اب ہی نہیں بلکہ مدت سے وہ ممالک بھی نالاں ہیں جہاں صدیوں سے شراب خوری بلا روک ٹوک جاری چلی آتی ہے جہاں کوئی مذہبی پابندی بھی بظاہر اس پر نہیں ہے یورپ اور امریکہ ایسے ممالک ہیں جہاں شراب خوری لوگوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ تاہم امریکہ نے ایک دفعہ پابندی لگائی تھی مگر وہ اس میں ناکام ہوا۔ اب تو یہ حال ہے کہ ایک طرف تو نظم و نسق کے ذمہ دار افسر اور مذہبی رہنما ہی نہیں بلکہ ڈاکٹر اور اکثر سنجیدہ شہری ان ممالک میں بھی شراب خوری کی مذمت میں پکار ڈال رہے ہیں مگر دوسری طرف ہوٹلوں میں صبح و شام شراب کے دور چل رہے ہیں۔ مرد، عورت اور بچوں تک شراب کے رسیا ہیں۔

یورپ اور امریکہ کے ماہرین اخلاقیات اور اربابِ نظم و نسق کا فیصلہ یہی ہے کہ ان ممالک میں جو اخلاقی بدعنوانیاں بڑھتی جاتی ہیں اس کی نوے فیصدی ذمہ داری شراب پینے کی عادت پر عاید ہوتی ہے۔ حکومتیں طرح طرح کے پروپیگنڈا سے عوام کو شراب خوری کی مضرتوں سے خبردار کرتی رہتی ہیں اور بعض حالات میں کچھ پابندیاں بھی لگائی ہوئی ہیں مگر یہ دیو ام الخبائث ان کے قابو سے باہر ہوا جاتا ہے۔

اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجوہات تو کئی ایک ہیں مثلاً سب سے زیادہ یہ برائی اس وجہ سے بڑھ رہی ہے کہ مذہبی لحاظ سے شراب خوری کو برا نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ عیسائیت میں بعض ایسی رسوم پائی جاتی ہیں جن میں شراب کا استعمال لازمی سمجھا جاتا ہے والدین کھلم کھلا صرف خود ہی شراب کا استعمال نہیں کرتے بلکہ اپنے بچوں کو بھی پلاتے ہیں۔ تاہم مغربی عوام شراب کے رسیا ہوتے ہوئے بھی اکثر اعتدال کے اندر رہتے ہیں جس سے ان کی صحتوں پر برا اثر کم پڑتا ہے۔ اس کے باوجود زمانہ حال کی طبی تحقیقات کا یہی فیصلہ ہے کہ شراب خواہ اعتدال سے ہی پی جائے اس کا برا اثر صحت پر ضرور پڑتا ہے۔ اسلئے اس کو ترک کرنا ہی بہتر ہے۔

ایک وجہ ان ممالک میں شراب کا استیصال نہ ہونے کی یہ بھی ہے کہ رسالوں۔ اخبارات اور دوسرے لٹریچر میں شراب کے اشتہارات نہایت جاذب اور دلآویز اندازوں سے شائع کئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب شراب کی ممانعت نہ ہو ایسے دلآویز اشتہارات کیا اثر کر سکتے ہیں۔

اگرچہ ہمارے ملک میں ایسے اشتہارات نہیں دئے جاتے مگر دیکھا گیا ہے کہ سگرٹوں کے ایسے اشتہارات میں کوئی برائی نہیں سمجھی جاتی بلکہ عورتیں بھی کوئی خاص سگریٹ پیتی ہوئی دلآویز نظروں کے ساتھ دکھائی جاتی ہیں جس سے لازماً سگریٹ نوشی کو ملک میں ترقی ہو رہی ہے اور بعض نئے فیشن کی دلدادہ عورتیں تو اب پبلک میں بھی شاید یہ شغل فرماتی ہوئی گاہے گاہے نظر آ جاتی ہیں۔

اگر اہل مغرب اپنے اخبارات وغیرہ میں شراب کے دلآویز اشتہارات پر پابندی لگا دیں تو اس سے بھی بڑی حد تک اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ چاہیئے کہ ہمارے ملک میں سگرٹوں کے ایسے اشتہارات پر بھی پابندی لگائی جائے سگرٹوں کے متعلق حالیہ طبی رائے یہی ہے کہ اس سے سینے اور گلے کا کینسر ہو جاتا ہے اس لحاظ سے یہ چیز اور بھی خطرناک ہے۔

(۲) دوسری بات "نوائے وقت" کے حوالے کے پیش نظر جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ سیکولر حکومت میں مذہب نشوونما نہیں پا سکتا وہ غلطی پر ہیں۔ بھارت کی مثال سے واضح ہوتا ہے کہ وہاں سیکولر حکومت کے باوجود شراب پر پابندیاں لگ رہی ہیں مگر پاکستان میں جس کو مولوی لوگ اسلامی حکومت سمجھتے ہیں اس میں یہ لوگ شراب پر بھی حد بندی لگوانے میں کامیاب نہیں ہو سکے اس کی وجہ یہی ہے کہ ایسی پابندیاں محض نظریات سے نہیں بلکہ لوگوں کی ذہنی کیفیت کی پیداوار ہوتی ہیں۔ اگر ہمارے اہل علم حضرات جتنا وقت سیاسیات پر خرچ کرتے ہیں اتنا یا اس سے کسی قدر کم وقت بھی لوگوں کی ذہنیت کو بدلنے میں خرچ کریں تو حکومت خواہ سیکولر ہی کیوں نہ بن جائے پھر بھی اس کو عملاً اسلامی بنایا جا سکتا ہے۔ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے یہ ہے کہ کئی ایک مذہبی جماعتیں دن رات دہائی دیتے رہتے ہیں کہ نظام حکومت اسلامی بنایا جائے اور سیکولر نہ بنایا جائے مگر ان میں سے ۹۹ فیصد ایسے لوگ ہیں جو سرے سے یہ بھی نہیں سمجھ سکتے کہ نظام حکومت کس بلا کا نام ہے۔

حیرت ناک امر یہ ہے کہ یہ لوگ ایک طرف تو اسلامی نظام چاہتے ہیں اور دوسری طرف اس کو جمہوری بھی چاہتے ہیں۔ حالانکہ جمہوریت اور سیکولرازم میں کوئی ایسا خاص فرق نہیں ہے۔ اصل میں یہ دونوں نام ایک چیز کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرتے ہیں سیکولر حکومت وہ ہوتی ہے جس میں حکومت کو عوام کے مذہبی عقاید کو دخل نہیں ہوتا مگر ہر ایک کو اجازت ہوتی ہے کہ وہ اپنے عقیدہ پر نہ صرف خود قائم رہے بلکہ اس کی اشاعت بھی کر سکے۔ اسی طرح جمہوری حکومت میں بھی عوام اپنی مرضی کے مطابق قانون بناتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کے لیے قواعد وضع کرتے ہیں جن میں سب کو اپنے اپنے مذہبی عقائد کی تبلیغ کی کھلی اجازت ہوتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں دونوں میں یہ فرق ہے کہ ضروری نہیں کہ ہر سیکولر حکومت جمہوری بھی ہو لیکن ہر جمہوری حکومت سیکولر ہوتی ہے۔

ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ جہاں تک آزادی ضمیر کا تعلق ہے اسلام سے بڑھ کر کوئی مغربی سیکولر اور جمہوری حکومت بھی ابھی تک اس اعلیٰ مقام کو نہیں پہنچ سکی جو اسلام کے پیش نظر ہے۔ اسلام نے صاف صاف لفظوں میں

"لا اکراہ فی الدین
قد تبین الرشد من الغی"

کا اصول پیش کر کے در اصل تمام دنیا کیلئے آزادی ضمیر کا چارٹر نہایت مختصر الفاظ میں پیش کر دیا ہے۔ آج اگر اقوام عالم اسلام کے اس اصول پر کاربند ہو جائیں تو ان کی اندرونی اور بیرونی چپقلشیں ختم ہو جاتی ہیں اور دنیا امن و امان کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ مگر کیا کیا جائے خود اسلام کے علمبرداروں ہی نے اسلام کی ایسی گھناؤنی تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رکھی ہے کہ اب کوئی غیر مسلم یہ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہے کہ اسلام میں ایسی تعلیم موجود ہے۔ حالانکہ اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ باوجود اسلام سے انحراف کے مسلمانوں ہی نے یورپ کی مذہبی فرقہ دارانہ جنگوں کو ختم کر کے اس کو سیکولرازم کی طرف متوجہ کیا۔ مسلمانوں ہی نے یورپ کو باہم رواداری کا سبق دیا اور انہوں نے ایسی حکومتیں بنائیں جن کو مذہبی فرقہ دارانہ تفرقات سے الگ کر دیا۔ سیکولرازم کا مطلب ہرگز مخالفت مذہب نہیں ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ حکومت کے کاروبار میں مذہبی فرقہ دارانہ تفرقات کا دخل نہ ہو اور نہ اس کا یہ مطلب ہے کہ قوانین مذہبی اور اخلاقی بنیاد پر نہ بنائے جائیں۔ چنانچہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ روس وغیرہ کمیونسٹ ملکوں کو چھوڑ کر جہاں الحاد کو عمداً رائج کیا گیا ہے باقی تمام یورپی ملکوں کے نظام حکومت ایسے ہیں جو مذہب کے عام اصولوں کے منافی نہیں ہیں البتہ ان میں فرقہ دارانہ اختلافات کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ کسی فرقہ کا شخص بھی اپنے خاص عقاید کا پابند رہ کر حکومت کا اعلیٰ سے اعلیٰ عہدہ حاصل کر سکتا ہے۔ چنانچہ امریکہ میں جہاں پروٹسٹنٹ فرقہ کی اکثریت ہے کینیڈی جو رومن کیتھولک ہے پریذیڈنٹ بن سکتا ہے وہ لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ حکومت کا کاروبار کون شخص سب سے زیادہ عمدگی سے سر انجام دے سکتا ہے۔

اس طرح سیکولرازم اسلامی حکومت کے قیام میں ہرگز روک نہیں ہے جب تمام ملک مسلمانوں سے آباد ہے تو لازماً جو قانون بنایا جائے گا وہ اسلام کے مطابق ہی بنایا جائے گا۔ یہی بات ہے جو قائد اعظم مرحوم نے بار بار کہی تھی کہ ہمارا قانون تو پہلے ہی قرآن مجید کی صورت میں بنا بنایا موجود ہے لہذا ہمارے ملک میں جہاں اسلام کے مختلف فرقے آباد ہیں اس معنی میں سیکولر حکومت ہی

(باقی ص۸ پر دیکھیں)

نگران بورڈ کا اجلاس منعقدہ ۷؍اکتوبر ۱۹۶۲ء

جماعت کو مخالفت کے مقابل پر صبر و ہمّت کی تلقین

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی صدر نگران بورڈ

۷؍اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار نگران بورڈ کا اجلاس منعقد ہوا۔ شیخ بشیر احمد صاحب اور شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے علاوہ سب ممبران شریک اجلاس ہوئے دعا کے بعد ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

(۱) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے سفر خرچ ملک شام کا معاملہ صدر انجمن احمدیہ اور مجلس تحریک جدید میں ایک عرصہ سے فیصلے کے بغیر لٹکتا جا رہا تھا۔ خاکسار صدر نگران بورڈ نے دونوں مجلسوں کے سربراہوں کو مشورہ دیا کہ وہ آپس میں بیٹھ کر اور متعلقہ ریکارڈ دیکھ کر اس معاملہ کے متعلق فیصلہ کر لیں تو مناسب ہوگا۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ نے بعد غور اس خرچ کو اپنے ذمے تسلیم کر لیا ہے اور اس طرح یہ معاملہ خیر و خوبی سے طے پا گیا۔

(۲) مرزا عبدالحق صاحب کی تجویز بابت تبلیغ پر ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی رپورٹ موصول ہوئی اور اس پر کافی غور و خوض کے بعد محکمہ متعلقہ کو تفصیلی ہدایات دی گئیں۔ اور تاکید کی گئی کہ چونکہ پھر بعض غیر از جماعت اصحاب جماعت احمدیہ کے متعلق بے بنیاد غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں اور فتنے پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس لئے ضروری لٹریچر کی اشاعت اور دیگر پُرامن ذرائع سے اس کے ازالہ کے لئے مؤثر کوشش کی جائے اور جماعت کو بھی بیدار کر دیا جائے کہ وہ فتنے کی طرف سے ہوشیار رہیں۔ اور ناظر صاحب اصلاح و ارشاد ہر تین ماہ کے بعد حالات کا تازہ جائزہ لے کر اس کے مناسب حال تدابیر اختیار کیا کریں اور رپورٹ کرتے رہیں۔

(۳) بیرونی ممالک کے احمدیوں کی وصایا کے متعلق مجلس تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ میں بعض انتظامی مشکلات کے بارہ میں کچھ اختلاف تھا اس کا فیصلہ کیا گیا۔

(۴) صدر نگران بورڈ کی تجویز پر فیصلہ کیا گیا کہ ربوہ میں **مفت** اور لازمی پرائمری تعلیم کی سکیم جلد تر جاری کر دی جائے۔ تاکہ جماعت احمدیہ کا مرکز اس معاملہ میں خدا کے فضل سے ایک مثالی شہر بن جائے۔ یہ امر بہت خوشی کا موجب ہے کہ نظارت تعلیم کی رپورٹ کے مطابق پہلے سے ہی ربوہ کے لڑکے اور لڑکیاں بڑی کثرت کے ساتھ تعلیم پا رہے ہیں۔ اور بہت ہی کم بچے تعلیم سے محروم ہیں۔ اس لئے یہ انتظام انشاء اللہ بلا کسی خاص خرچ کے کامیاب صورت میں جاری کیا جا سکے گا۔

(۵) مشاورت کی تجویز کے مطابق احمدیوں میں رشتہ ناطہ کی مشکلات کا جائزہ لینے اور ان کا حل تجویز کرنے کے لئے جو کمیشن صدر نگران بورڈ کی طرف سے مقرر کیا جا چکا ہے اس کی رپورٹ پیش ہونے پر فیصلہ کیا گیا کہ کمیشن کو ہدایت دی جائے کہ بہر صورت جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء تک اپنی رپورٹ مکمل کر کے بھجوا دیں تاکہ نگران بورڈ کے غور کے بعد وہ مشاورت میں پیش کی جا سکے۔

(۶) لاہور میں احمدیہ ہوسٹل کے قیام کے متعلق نگران بورڈ میں فیصلہ ہو چکا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ ہوسٹل کی تعمیر کے لئے مناسب موقعہ پر چار کنال سے لیکر چھ کنال تک کا پلاٹ خریدنے کا انتظام کرے تاکہ اس میں احمدیہ ہوسٹل اپنے نقشے کے مطابق بنایا جا سکے۔ اس تعلق میں مزید فیصلہ ہوا کہ صدر انجمن احمدیہ بہر حال نئے سال میں کوئی مناسب کوٹھی کرایہ پر لے کر اور مجلس مشاورت میں اس کا خرچ منظور کرا کے آئندہ تعلیمی سال سے ہوسٹل جاری کر دے تاکہ جب تک اپنی عمارت نہیں بنتی کرایہ کی عمارت سے کام لیا جا سکے۔

(۷) مجوزہ جماعتی میوزیم کے قیام کے متعلق نگران بورڈ میں اختر صاحب اورینوی کی تجویز پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق کمیٹی مقررہ کی رپورٹ پیش ہوئی فیصلہ کیا گیا کہ سلسلہ کے **مقدس تبرکات** کا معاملہ فوری نوعیت کا ہے کیونکہ جوں جوں وقت گزر رہا ہے تبرکات کے ضائع چلے جانے کا خطرہ بڑھتا جاتا ہے اور ان کے متعلق تصدیق حاصل کرنے کی مشکلات بھی بڑھ رہی ہیں۔ لہذا اس بارے میں فوری کارروائی ہونی چاہیئے اور مقررہ کمیٹی کی طرف سے الفضل میں ابتدائی اعلان جلد تر ہو جانا چاہیئے۔

(۸) مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ کی طرف سے ربوہ میں فرسٹ ایڈ کی ٹریننگ کلاس کے متعلق رپورٹ اور اس پر صدر نگران بورڈ کا نوٹ پڑھ کر سنایا گیا یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ یہ ایک ضروری تجویز ہے۔ کوشش کی جائے کہ یہ سلسلہ جاری رہے تاکہ ربوہ کے نوجوان اس کی ضروری ٹریننگ حاصل کر لیں اور رفاہِ عام کی خدمت بہتر صورت میں بجا لا سکیں۔

(۹) صوبائی امیر صاحب مشرقی پاکستان کی طرف سے آمدہ رپورٹ پیش ہوئی کہ مشرقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کے مخالفین کی طرف سے بے بنیاد اعتراضوں کے علاوہ کئی طرح سے فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے متعلق ناظر صاحب اصلاح و ارشاد اور صوبائی امیر صاحب مشرقی پاکستان کو مناسب مشورہ بھجوایا گیا تاکہ وہ چوکس رہیں اور فتنے کا سدّباب کر سکیں۔

ضروری نوٹ۔ دوستوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر الٰہی جماعت کی مخالفت لازماً ہوا کرتی ہے بلکہ قرآنی ارشاد کے مطابق یہ مخالفت الٰہی جماعتوں کی صداقت کی دلیل ہوتی ہے۔ پس ان کو مخالفت پر گھبرانا نہیں چاہیئے اور چوکس رہتے ہوئے اپنے حقوق کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور جو **غلط فہمیاں** جماعت کے متعلق پھیلائی جاتی ہیں ان کا پورے زور کے ساتھ ازالہ کرنا چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی خدا پر توکل کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب بھی کسی جگہ سے جماعت کی غیر معمولی مخالفت کی اطلاع ملتی تھی اور بعض دوست گھبرا کر حضور کی خدمت میں لکھتے تھے تو حضور اس کے جواب میں یہی فرماتے تھے کہ گھبراؤ نہیں اور جو جائز ظاہری تدابیر خدا نے ہمیں دے رکھی ہیں ان کو اختیار کرو اور تبلیغ پر زور دو تاکہ لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہوں۔ اور فرماتے تھے کہ لوگوں کی مخالفت تو دراصل ایسی ہے جیسے کہ فصل کے لئے کھاد ہوتی ہے کیونکہ ایک طرف تو مخالفت سے جماعت کے لوگوں کی سستی دور ہوتی اور فرض شناسی پیدا ہوتی ہے اور دوسری طرف یہ مخالفت خدا کی نصرت کو بھی جذب کرتی ہے۔ والسلام

خاکسار:- مرزا بشیر احمد

صدر نگران بورڈ ۹/۱۰/۶۲

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱؍اکتوبر ۱۹۶۲ء

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مذکورہ بالا تاریخوں پر منعقد ہوگا جملہ مجالس سے توقع کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو شریک کر کے اپنی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کے لئے عملی تربیت حاصل کریں گی۔ قائدین مقامی۔ قائدین اضلاع اور قائدین علاقائی اس بارہ میں خدام کو خاص توجہ دلائیں اور ذاتی طور پر شامل ہوں۔ موسم کے مطابق بستر اور دیگر ضروری اشیاء بھی ہمراہ لانا ضروری ہے۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت مورخہ ۶/۱۰/۶۲ بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم حمید اللہ صاحب ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو فرزند عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

خاکسار:- محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی جماعت احمدیہ لائل پور

قرآن مجید کی حکیمانہ ترتیب

(حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے قلم سے)

قرآن مجید کی سورۃ عبس وتولیٰ میں اللہ تعالیٰ قیامت کا ہولناک نقشہ پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یوم یفر المرء من اخیہ ۝

جس دن بھاگے گا انسان اپنے بھائی سے

وامہ وابیہ ۝ وصاحبتہ

اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے

وبنیہ ۝ لکل امرئٍ منھم

اور اپنے بیٹوں سے کیونکہ ہر شخص کو ان میں سے

یومئذٍ شان یغنیہ ۝

اس دن اپنی اپنی پڑی ہو گی۔

قرآن مجید خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور خدا تعالیٰ کا کوئی کام حکمت اور اس کا کوئی کلام ترتیب سے خالی نہیں ہوتا اس لئے ان آیات میں رشتہ داروں کی جو ترتیب بیان کی گئی ہے وہ کیا ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو پڑھنے والے کے دل میں پیدا ہوتا ہے اور جواب لئے بغیر نہیں ٹلتا کہ پہلے بھائی پھر ماں پھر باپ پھر بیوی اور پھر بیٹوں کے ذکر میں کیا حکمت کیا نکتہ اور کیا ترتیب ہے؟

کیونکہ نہ یہاں بعید سے قریب تک کا بیان ہے کہ پہلے دور کے رشتہ دار بیان ہوں اور پھر قریب کے کیونکہ والدین رشتہ میں زیادہ قریب ہوتے ہیں بہ نسبت بیوی کے اور نہ یہاں قریب سے بعید کی طرف اسلوب کلام اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے قریبی پھر دور کے رشتہ داروں کا ذکر ہو کیونکہ بھائی دور ہے بہ نسبت ماں کے حالانکہ اس کا ذکر پہلے ہے اور بیوی دور ہے بہ نسبت بیٹوں کے مگر اس کا ذکر ان سے پہلے ہے اس لئے یہ دونوں طریق تو یہاں مدنظر معلوم نہیں ہوئے بلکہ یہاں پر کوئی اور ہی ترتیب پیش نظر ہے اور وہ میرے نزدیک یفر المرء سے واضح ہو رہی ہے کیونکہ یفر کے معنے ہیں کسی کی طرف بھاگ کر دوڑ کر جانا پس اس لفظ نے اس سوال کو یوں حل کر دیا کہ ان آیات میں انسان کی پیدائش کی ابتدا اور پھر تدریجی ترقی کی طرف اشارہ نہیں کہ پہلے یہ باپ کے صلب میں ہوتا ہے اور پھر ماں کے رحم میں پرورش پانے لگتا ہے بلکہ بقول المرء یعنی جب انسان بھاگ دوڑ کر کسی کی طرف جا سکتا ہے اس عمر سے اس کے کاموں کو ترتیب وار بیان کیا گیا ہے

مثلاً یہ جب چار پانچ سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس وقت اس کی ماں اس کے کام خود بخود کر دیتی ہے اسے ماں کے پاس بھاگ بھاگ کر کوئی فرمائش نہیں کرنی پڑتی نہ یہ چار پانچ سال کی عمر میں ماں سے کہتا ہے کہ مجھے کپڑے دو نہ اس کا مطالبہ بستر اور چارپائی کا ہوتا ہے نہ کھانا پکانے کے متعلق اسے کچھ کہنا پڑتا ہے بلکہ اس عمر میں اس کے سب کام اس کی والدہ خود بخود کر دیتی ہے اس لئے اسے بھاگ دوڑ کر اپنی والدہ کی طرف جانے کی ضرورت نہیں پڑتی ہاں اس عمر میں کھیلنے دل بہلانے اور بچپن کی فطرت کے مطابق ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مشغول رہنے کے لئے یہ اپنے بھائی بہنوں کی طرف ضرور دوڑ دوڑ کر جاتا ہے اگر اس کا بھائی یا بہن دوسرے کمرہ میں ہوں تو یہ دوڑ کر وہاں پہنچ جاتا ہے اور سارا دن ان سے کھیلتا پھرتا ہے اور وہ اگر اس سے چھپنا بھی چاہیں تو یہ دوڑ بھاگ کر ان کو جا پکڑتا ہے

غرض یہ چار پانچ سال کی عمر میں کھیلنے کے لئے اپنے ہم عمر بھائیوں بہنوں کے پیچھے بھاگا بھاگا پھرتا ہے اس کی ماں کھانے پینے کپڑے بدلنے منہ دھونے دھلانے کے لئے اپنی طرف اسے بلاتی رہتی ہے بلکہ بعض دفعہ اسے پکڑ کر اپنے پاس لے جاتی ہے مگر یہ دوڑ کر پھر بھائی بہنوں میں کھیلنے کے لئے آ ملتا ہے پس سب سے پہلا تعلق جو ایک بچے کو چل کر جانے کے لحاظ سے ہوتا ہے وہ اسے اپنے بھائی بہنوں سے ہوتا ہے بالخصوص بھائیوں سے کیونکہ بہنیں تو گھر دل میں رہتی ہیں اس لئے یہ اپنے بھائیوں کے ساتھ بازاروں گلیوں اور باغوں میں گھومتا پھرتا ہے اس کے بعد جب یہ تیرہ چودہ سال کا ہوتا ہے تو اس کی ضروریات سب کی سب ایسی نہیں ہوتیں کہ اس کی ماں بغیر اس کے بتانے یا مانگنے کے خود بخود ان کا خیال رکھے بلکہ یہ خود ماں سے کہتا ہے مثلاً یہ ساتویں یا آٹھویں میں پڑھتا ہے تو مہینہ ختم ہونے پر فیس کی رقم باپ سے مانگتا ہوا شرماتا ہے مگر ماں سے بے تکلفی سے مانگ لیتا ہے اب خواہ وہ خود دے یا خاوند سے لے کر دے اسی طرح بازار جانے لگتا ہے تو پیسے ماں سے ہی مانگتا ہے اور اب چونکہ اسے لباس کے عمدہ ہونے کا خیال ہوتا ہے اس لئے اچھے کپڑے اچھی ٹوپی عمدہ بوٹ سب کچھ ماں سے طلب کرتا ہے اور بعض بعض اخراجات باپ سے چھپانا چاہتا ہے مگر ماں سے ضرور مانگ لیتا ہے

پس دوڑنے بھاگنے آنے جانے کے لحاظ سے اب اس کا دائرہ عمل اس کی ماں تک محدود ہوتا ہے وہی اس کے سب ناز نخرے اٹھاتی ہے اس کے بعد پھر جب زیادہ بڑا ہوتا ہے اور کالج میں داخل ہوتا ہے اور یونیورسٹی کی ڈگریاں لینے لگتا ہے تو ماہواری فیسوں داخلہ کی سالانہ رقموں کتابوں کی قیمتوں اور ٹیوشن کے خرچوں کے لئے بجائے ماں کے باپ کے پاس جاتا ہے اسی سے خط و کتابت کرتا ہے اور اسی کی طرف تعلیم و ملازمت کے مشوروں کے لئے دوڑا جاتا ہے پھر جب یہ تعلیم سے فارغ ہو کر خود برسر روزگار ہو کر باپ کی امداد سے مستغنی ہو جاتا ہے اور کسی نیک سیرت سلیقہ مند عورت سے شادی کر لیتا ہے تو اب اس کی بھاگ دوڑ بیوی کی طرف شروع ہوتی ہے غرضیکہ اب اس کی جولانگاہ اور میدان عمل سب کچھ اس کی بیوی ہے اور گو اب بھی یہ اپنے ماں باپ کے پاس جاتا ہے مگر کھڑے کھڑے گیا ہے شوقی سے بیٹھا اور جلدی اپنے گھر آ گیا اور اب بیوی کے وہ وہ ناز اٹھاتا اور نخرے برداشت کرتا ہے کہ مجبور ہو کر اس کی ماں بھی پکار اٹھتی ہے کہ بیٹا اب تو نے ہمیں چھوڑ دیا اب تو تو اپنی بیوی کا غلام بن گیا یہ سنتا ہے اور ہنس کر ٹال دیتا ہے پھر اس کے ایک دو سال بعد نئی دلہن کے چاؤ چونچلے کچھ مدھم پڑنے لگتے ہیں اور خدا اسے صاحب اولاد کر دیتا ہے تو اس کی تگ و دو بچوں کے لئے ہو جاتی ہے کبھی ان کی فیسوں کا فکر ہے کبھی وہ بیمار ہیں تو ان کی دوا لا رہا ہے کبھی ان کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کے منصوبے سوچ رہا ہے جب وہ چھوٹے ہوتے ہیں تو یہ دفتر سے فارغ ہوا اور گھر پہنچ کر بڑے کو پیچھے اور چھوٹے کو آگے بٹھا سائیکل پر سوار ہو کر باغوں اور میدانوں کی سیر کراتا پھرتا ہے، غرض اب ساری عمر بچوں کے لئے دن رات ایک کر دیتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ قرآن مجید میں ایک نبی کی نصیحت نقل کر کے انسان کو توجہ دلاتا ہے کہ دیکھ

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ

لوگو خدا کی طرف بھاگا کرو۔

یعنی اے انسان تیری اصل بھاگ دوڑ اللہ کی طرف ہونی چاہیئے مگر افسوس کہ تو اس کو چھوڑ کر بلکہ اسے ناراض کر کے اس کے احکام کی خلاف ورزی کر کے انسانوں کی طرف بھاگتا ہے دیکھ تو تو بچپن سے میرا باغی ہے کہ ابھی تو تین چار سال کا تھا کہ کھیلنے کے لئے ہر وقت بھائی بہنوں کی طرف بھاگتا پھرتا تھا پھر بارہ تیرہ سال کا ہو کر اپنی ضرورتوں کے لئے ماں کے پیچھے پیچھے پھرتا تھا اور پھر جوان ہو کر اپنے حوائج کے لئے بار بار باپ سے ملنے جاتا تھا اور پھر شادی کی سلک میں منسلک ہو کر اپنی بیوی کی طرف راغب ہو کر دیوانہ وار اس کے پیچھے لگا رہتا تھا اور پھر صاحب اولاد ہو کر اولاد کے پیچھے پیچھے مارا مارا پھرتا رہا اور اسی حالت میں بوڑھا ہو کر مرنے کے قریب ہو گیا مگر افسوس! تجھ پر وہ زمانہ نہ آیا تو کبھی میری طرف بھی بھاگتا۔ اور تیری دوڑ میری طرف بھی ہوتی لیکن یاد رکھ کہ تیرے یہی رشتہ دار جن سے تو اس قدر محبت اور تعلق رکھتا ہے اور جن کی خاطر تو اپنے خالق اپنے مالک اور اپنے رازق کو بھول چکا ہے اور جن کی طرف تو دنیا میں ہر وقت دوڑ دوڑ کر جاتا ہے قیامت کے دن کے عذاب کے ڈر کے مارے ہاں دوزخ کی جھلس دینے والی بلکہ بالکل بھسم کر دینے والی آگ کے شعلوں کے خوف سے یہی سب کو ہاں اپنے بھائی۔ اپنی ماں اپنے باپ اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں غرض سب کو چھوڑ کر بھاگتا پھرے گا وہ تجھے اپنی مدد کے لئے پکاریں گے مگر تو نفسی نفسی کہتا ہوا ان سے دور دور بھاگے گا۔ اسی طرح تیرے یہ عزیز و قریبی رشتہ دار بلکہ تیرے نور چشم اور جگر کے ٹکڑے جن کی خاطر تو خدا کو اپنی خاطر میں نہیں لایا کرتا تجھ سے دور دور بھاگیں گے اور تو اگر انہیں اپنی مدد کے لئے بلائے گا تو وہ بھی نفسی نفسی کہتے ہوئے تجھے چھوڑ کر فرار ہوں گے اور تو ابدی افسوس و حسرت اور سرمدی عذاب میں پڑا رہے گا کوئی تیری بات تک نہ پوچھے گا!

غرض اس ہولناک دن میں نہ وہ تیری مدد کریں گے اور نہ تو ان کی مدد کرے گا نہ وہ تیرے پاس پھٹکیں گے اور نہ تو ان کے قریب جائے گا اس لئے اے عاقبت نااندیش انسان ابھی سے ہوشیار ہو جا اور عاقبت اندیشی اختیار کر اور ابھی سے خدا کی طرف راغب ہو اور اپنے حقیقی مالک کی طرف متوجہ ہو ہاں اپنے خالق مالک اور رازق کی طرف مائل ہو اور اس فنا ہو جانے والے عالم میں اس سے مراسم غلامانہ ہاں آداب بندگانہ اور تعلقات مخلصانہ قائم کر تا کہ اس باقی رہنے والے عالم میں یہ تعلقات تیرے کام آئیں اور تو ہمیشہ کے آرام ابدی خوشی اور نہ ختم ہونے والی آسائش کو حاصل کر سکے اور اس دن تیرا آقا علام الغیوب و الشہادۃ تجھے مخاطب کر کے فرمائے۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ۝

اے نفس مطمئنہ

ارجعی الی ربک راضیۃ

لوٹ آ اپنے رب کی طرف تو خدا سے خوش

مرضیۃ ۝ فادخلی فی

خدا تجھ سے خوش پس داخل ہو جا میرے

عبادی ۝ وادخلی جنتی ۝

بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں۔

درخواست ہائے دعا

حکیم دین محمد صاحب ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کو دل کے دورہ کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

جمیلہ بیگم اہلیہ احمد حسین صاحب

۲۔ مکرم چوہدری مظفر علی خاں صاحب آف ملتان کے صاحبزادے زاہد احمد خاں صاحب کچھ عرصے سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع قریشی) الیکٹس گول بازار ربوہ

۳۔ جڑانوالہ کی جماعت کے امیر مکرم مولوی برکت علی صاحب لائق عرصہ ایک ماہ سے ٹائیفائڈ بخار سے بیمار ہیں۔ اور کمزوری بہت ہو گئی ہے احباب جماعت انکی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا طریق

از مکرم قاضی عبد الرحمان صاحب سیکرٹری مجلس کار پرداز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبائعین کے لئے دس شرائط بیعت میں ایک شرط یہ رکھی ہے کہ اُن میں سے ہر ایک اس بات کا اقرار اور عہد کرے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ وصیت کا مسئلہ ایسا ہے جو خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا ہے اور وصیت کا مسئلہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ایک اقرار تھا۔ اس کے متعلق مومن کیا کرتا۔ کئی لوگ اس اقرار کو پورا کرنے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرتے۔ اور کئی یہ اقرار کر کے خاموش ہو جاتے۔ پھر کئی ایسے ہوتے جو چاہتے کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ مگر اس کے لئے راہ نہ پاتے۔ اور انہیں معلوم نہ ہوتا کہ کیا کریں۔ . . . .

"تو بہت سے لوگ حیران تھے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو اقرار کیا ہے وہ پورا ہوا یا نہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بتایا کہ جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا اقرار پورا ہوا یا نہیں اُن کے لئے یہ وصیت کا طریق ہے اس پر عمل کرنے سے وہ اپنے اقرار کو پورا کر سکتے ہیں . . . ."

"وصیت کرنا اور اس پر قائم رہ کر بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اقرار کو پورا کرنا ہے۔ اس وصیت کے متعلق حضرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حد بندی کر دی ہے اور وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ (اپنی جائیداد اور آمدنی کے) ۱/۳ حصہ کی وصیت کی جائے اور کم سے کم ۱/۱۰ حصہ کی۔"

اس وقت میں پھر دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر اُن میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ کون کام کرے کہ اُسے پتہ لگ جائے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر رہا ہے تو وہ علاوہ اور اصلاح کے اپنے مال کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کرے۔ . . . . . . اس کے بعد وہ خدا تعالیٰ کے حضور اُنہی لوگوں میں رکھا جائے گا۔ جو ایفائے عہد کرتے ہیں۔"

پس مبارک ہیں وہ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے نظام وصیت میں شامل ہو گئے مگر بہت ہیں جو ابھی ارادے اور عزم کئے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس عملی میدان میں کود جانے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ کہ یہ وقت اسلام اور احمدیت کی نصرت کا وقت ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر ناصر دین کے لئے یہ دعا فرمائی ہے جس کا انہیں اپنے آپ کو مورد اور مستحق ثابت کرنا چاہیئے ؎

کرم ہا ئے کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا دوسرا کامیاب سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا دوسرا سالانہ اجتماع مسجد نور راولپنڈی میں منعقد ہوا۔ اس میں ۲۱۰ ممبرات نے شمولیت کی۔ اس کے علاوہ غیر از جماعت بہنوں نے بھی شرکت کی مرکز سے محترمہ امۃ الرشید شوکت مدیرہ مصباح بطور نمائندہ مرکزیہ تشریف لائی تھیں کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نظم اور عہد کے بعد محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے دعا کرائی۔ صدر لجنہ کی افتتاحی تقریر کے بعد تلاوت قرآن مجید اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ جس میں اول دوم اور سوم آنے والی بچیوں کو انعامات دیئے گئے۔

اس کے بعد مرکزی نمائندہ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔

آخر میں محترمہ صدر لجنہ راولپنڈی نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور عورتوں کی ذمہ داریوں کے متعلق حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد پڑھ کر سنایا۔ اور دعا کے بعد ہمارا یہ کامیاب سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ہم ان سب عہدیداروں کی مساعی کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اجتماع کو کامیاب بنانے ہماری مدد کی (امۃ الحفیظ جنرل سیکرٹری لجنہ راولپنڈی)

احمدی مستورات اور خدمات دین

احمدی مردوں کے لئے لمحۂ فکریہ

(از مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے وکیل المال)

مغربی اقوام اس امر پہ نازاں ہیں کہ ملک و قوم کے تعمیری کاموں میں ان کی مستورات کا طبقہ مردوں کے دوش بدوش حصہ لیتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی مستورات نے مشرقی ماحول میں رہتے ہوئے تعمیری کاموں کی جو قابل قدر مثالیں قائم کر کے دکھائی ہیں ان پر غیر بھی عش عش کر اٹھے ہیں۔ مثال کے طور پر تعمیر مساجد کا پہلو ہی دیکھ لیا جائے۔ پہلے ۱۹۲۲ء میں لندن میں اور پھر ۱۹۵۶ء میں ہیگ میں مساجد کی تعمیر کے لئے جس استقلال اور ایثار و قربانی کا مظاہرہ ہماری بہنوں نے کیا ہے احمدیت کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ یہ تو وہ مساجد ہیں جن کے لئے ہماری بہنیں اپنے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق فنڈ مہیا کرنے پر مکلف کی گئی تھیں لیکن دیگر مساجد کی تعمیر میں حصہ لینے میں بھی ہماری بہنوں نے ہر موقعہ پر عمدہ سے عمدہ تر نمونہ قائم کرنے کی سعادت پائی ہے۔

آج کل مسجد سوئٹزرلینڈ کے چندہ کے لئے اپیل کی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں مالی قربانی کی فہرستیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مستورات مردوں سے گوئے سبقت لے جا رہی ہیں چنانچہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) مکرمہ بیگم مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ۔ مکرمہ بیگم شاہنواز صاحبہ لاہور۔ مکرمہ زہرہ خاتون صاحبہ چک ۲۲۶/گ ب ضلع لائل پور۔ مکرمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ۔ مکرمہ بیگم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ۔ مکرمہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔ مکرمہ رحم نور صاحبہ زوجہ ملک عبد الغنی صاحب مرحوم آف دوالمیال ربوہ۔ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ ڈیرہ دوفی لاہور۔ مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری عبد اللطیف صاحب ملتان۔ لیڈی ڈاکٹر مکرمہ زبیدہ خاتون صاحبہ شیخوپورہ شہر۔ مکرمہ سلطان بی بی صاحبہ چک ۶۲/گ ب ضلع لائل پور۔ مکرمہ نصرت راشدی صاحبہ سیالکوٹ شہر۔ مکرمہ آمنہ قمر آراء بیگم صاحبہ سرگودھا شہر۔ مکرمہ جنت بی بی صاحبہ وزیر آباد۔ مکرمہ بیگم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب سی۔ ایم۔ او چٹا گانگ۔ مکرمہ بیگم صاحبہ قاضی عبد الرشید صاحب راولپنڈی مکرمہ انجم آراء بیگم صاحبہ گھوڑا گلی (راولپنڈی)، مکرمہ خورشید اسمٰعیل صاحبہ اوکاڑہ کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہوں نے خانہ خدا کی تعمیر کے لئے گرانقدر وعدے اور نقدی بھجوا کر غیر معمولی اخلاص اور قربانی کی مثالیں قائم فرمائی ہیں۔ فجزاھن اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

۶۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء تک مسجد کے لئے اٹھائیس ہزار روپے کے وعدے موصول ہوئے جن میں مستورات کا حصہ ماشاء اللہ بہت نمایاں ہے۔ یہ جماعت کے مردوں کے لئے غور و فکر کا مقام ہے۔ ان سے میری درخواست ہے کہ وہ انفاق فی سبیل اللہ اور خدمتِ دین میں عورتوں پر سبقت لے جانے کی کوشش فرمائیں تو یہ ان کی ذات کے لئے بھی اور جماعت بلکہ سارے عالم اسلام کے لئے مفید اور بابرکت ثابت ہوگا۔

تعمیر مسجد سوئٹزرلینڈ کا اہم مسئلہ اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ جماعت کے تمام طبقوں کو فاستبقوا الخیرات کا ارشادِ خداوندی اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کامیاب ہو سکتی ہے کہ کسی فرقہ کو سیاسی پارٹی بنانے کی اجازت نہ ہو اور نہ کوئی مذہب کے نام پر سیاسی پارٹی قائم کی جائے۔ کیونکہ اگر ایسی اجازت ہو گی تو تمام ملک مذہبی تنازعات کا گہوارہ بن جائے گا۔ اور ملکی اقتدار قابل ترین ہاتھوں میں آنے کی بجائے فرقہ وارانہ جنگ زرگری کا شکار ہو جائے گا مثلاً شیعہ ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکیں گے کہ تمام اقتدار سنیوں کے ہاتھوں میں ہو اور نہ سنی یہ برداشت کر سکیں گے کہ شیعہ ہی حکومت پر قابض ہوں۔

آج جبکہ اسلام کا اصول لا اکراہ فی الدین اقوام کا مطمع نظر بن رہا ہے ایک مسلمانوں کی اکثریت کے ملک کا فرض ہے کہ وہ اس کا بہترین نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے نہ کہ ایسا نمونہ پیش کرے جیسا کہ مودودی ایسے لوگ چاہتے ہیں جس سے دنیا کی نفرت اسلام سے اور بھی بڑھ جائے۔

ضرورت

ٹی آئی ہائی سکول میں ایک میٹرک جے وی استاد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب فوراً درخواست بھجوا دیں یا مجھے ملیں۔ (ہیڈ ماسٹر)

مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کیلئے وعدہ فرمانیوالے مخلصین

ذیل میں ان مخلصین کے اسمائے گرامی تحریک کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد یا اس سے زائد روپیہ کا وعدہ کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں :-

۱	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ وکیل اعلیٰ تحریک جدید	۳۰۰ روپے
۲	محترمہ بیگم صاحبہ	۳۰۰ ″
۳	حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۳۰۰
۴	مکرم الحاج چوہدری محمد علی صاحب باندھی سندھ	۳۰۰
۵	″ رئیس عبداللہ خاں صاحب ″	۳۰۰
۶	″ الحاج عبدالرحمٰن صاحب ″	۳۰۰
۷	″ ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ سندھ منجانب والدہ مرحومہ	۳۰۰
۸	″ سیٹھ محمد یوسف صاحب ننڈو نواب شاہ سندھ	۳۰۰
۹	″ ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب ″	۳۰۰
۱۰	″ سید اعزاز علی صاحب نقوی امین آباد ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰
۱۱	″ ماسٹر فقیر اللہ صاحب افسر امانت تحریک جدید ربوہ	۳۰۰
۱۲	جماعت احمدیہ دارالسلام ٹانگانیکا (۲۱ ، ۷ شلنگ)	۲۸۴ — ۴۷
۱۳	″ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰
۱۴	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ	۳۰۰
۱۵	مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ انچارج مبلغ سوئٹزرلینڈ	۴۰۰
۱۶	″ چوہدری ناظر علی صاحب چک ۶۰ (سابق نمبردار کھوکھر تحصیل بٹالہ) کھیم شکمہ لائل پور	۳۰۰
۱۷	″ ″ ″ منجانب والدہ ماجدہ صاحبہ	۳۰۰
۱۸	″ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد ابادی مریدکے ضلع شیخوپورہ	۳۰۰
۱۹	″ چوہدری عنایت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مجوکے والی ضلع سیالکوٹ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	۳۰۰
۲۰	مکرم شیخ محمد دین صاحب سابق مختار عام ربوہ دارالذکر	۳۰۰
۲۱	″ ڈاکٹر مزمل حسین صاحب سنجر چانگ ضلع حیدرآباد (سندھ)	۳۰۰
۲۲	محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ ڈیرہ دودھی پرانی انارکلی لاہور منجانب خاوند مرحوم	۳۰۰
۲۳	″ خورشید بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبداللطیف صاحب حرم گیٹ ملتان	۳۰۰
۲۴	مکرم عبدالمجید صاحب لارنس روڈ کراچی	۳۰۰
۲۵	محترمہ سلطان بی بی صاحبہ عنبر از جماعت چک گ ب ۶۲ شرقی ضلع لائل پور	۳۰۰
۲۶	لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر بذریعہ محترمہ نصرت راشدی صاحبہ	۳۰۰
۲۷	مکرم صادق احمد صاحب دریاخان مری ضلع نواب شاہ سندھ	۳۰۰
۲۸	″ سلطان محمود احمد صاحب کراچی ۱۶	۳۰۰
۲۹	″ میجر بشیر احمد صاحب پراچہ بھیرہ منجانب والد صاحب مرحوم	۳۰۰
۳۰	″ ″ ″ ″ والدہ صاحبہ مرحومہ	۳۰۰
۳۱	محترمہ آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا	۳۰۰
۳۲	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ گجرات شہر	۳۰۰
۳۳	″ ڈاکٹر محمد جی صاحب میانوالی	۳۰۰
۳۴	″ میاں برکت علی غلام احمد صاحب سوداگر چرم وزیرآباد	۳۰۰
۳۵	محترمہ جنت بی بی صاحبہ والدہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ″	۳۰۰
۳۶	مکرم پیر انوارالدین صاحب راولپنڈی منجانب اہلیہ مرحومہ	۳۰۰
۳۷	مکرم ملک منظور احمد منصور احمد صاحب وزیرآباد	۳۰۰
۳۸	″ حکیم فتح محمد صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ	۳۰۰
۳۹	″ کیپٹن ملک اعجاز ربانی صاحب گجرات منجانب والد مرحوم	۳۰۰
۴۰	مکرم ڈاکٹر مدار بخش صاحب گجرات شہر	۳۰۰ روپے
۴۱	″ کیپٹن ملک الطاف ربانی صاحب گجرات منجانب والد مرحوم	۳۰۰ ″
۴۲	″ چوہدری محبوب احمد صاحب سرگودھا	۳۰۰ ″
۴۳	″ شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ مغل پورہ لاہور	۱۳۰۰ ″
۴۴	″ میجر شمیم احمد صاحب جوہرآباد ضلع سرگودھا	۳۰۰ ″
۴۵	″ ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی لاہور	۳۰۰ ″
۴۶	جماعت احمدیہ چک ح ب ۸۷ ضلع سرگودھا	۳۰۰ ″
۴۷	مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب رحیم آباد ضلع نواب شاہ سندھ	۳۰۰ ″
۴۸	″ سید سعید احمد صاحب ایمپریس روڈ لاہور	۳۰۰ ″
۴۹	محترمہ بیگم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چھٹا گانگ	۳۰۰ ″
۵۰	ایک بہن جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتیں	۱۰۰۰ ″
۵۱	مکرم بختیار احمد صاحب پشاور شہر	۳۰۰ ″
۵۲	″ عبدالمنان صاحب راشدی سیالکوٹ شہر منجانب مرحوم والدین	۳۰۰ ″
۵۳	″ چوہدری غلام رسول صاحب سیڈی مین سیالکوٹ شہر	۳۰۰ ″
۵۴	″ چوہدری نعمت خان صاحب پنشنر ڈسٹرکٹ سیشن جج چک ۲۳۰ ضلع لائل پور	۳۰۰ ″
۵۵	″ عبدالقدیر صاحب قاضی احمد ضلع نواب شاہ سندھ	۳۰۰ ″
۵۶	″ ملک محمد صدیق صاحب واہ کینٹ ضلع کیمبل پور	۳۰۰ ″

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہمارے قول و فعل میں پوری مطابقت ہونی چاہیے

حضرت مسیح پاک کے ماننے کے نتیجہ میں دوسروں کے مقابلہ میں ما بہ الامتیاز یہ ہونا چاہیے کہ ہمارے قول اور فعل میں پوری پوری مطابقت ہو محض منہ کی باتیں جب کہ ان کے مطابق عملی قدم نہ اٹھایا جائے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ لہٰذا انصاراللہ کے ممبران عموماً اور عہدیداران خصوصاً اس کی روشنی میں اپنے نفوس اور مساعی کا جائزہ لیں اور تسلی کریں کہ ان کا قدم اس کے مطابق ہے

برادران کرام! اس میدان میں بڑی امنگ اور جذبہ کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے ہم نے دلوں کی زمین میں جو نیک تغیر پیدا کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے اس کے لئے بڑی باقاعدہ اور مسلسل رکھنے والی محنت! محنت!! اور محنت!!! درکار ہے وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ)

مجالس انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کیلئے ایک حسابی سوال؟

اگر تین لاکھ روپیہ کی ضرورت ہو اور ہر مجلس کی ذمہ داری تین صد روپیہ فراہم کرنا ہو تو کتنی مجالس تین صد روپیہ کی سکیم میں شامل ہو سکیں گی۔؟

یہ سوال ہمیں درپیش ہے تعمیر مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے سلسلہ میں جس کے لئے پاکستانی جماعتوں سے کم و بیش تین لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ مجالس انصاراللہ و خدام الاحمدیہ کی مجموعی تعداد یقیناً ایک ہزار سے زائد ہے۔ کیا انصاراللہ کی مجالس کے زعماء اور خدام کی مجالس کے قائدین اپنے تعمیری پروگراموں میں مجلس سطح پر قبل ازیں شرح یعنی تین صد روپیہ کی ذمہ داری لے کر عنداللہ ماجور ہوں گے!

ابھی تک مجلسی معیار پر صرف دو تین مجالس نے اپنی مساعی کی رپورٹ بھجوائی ہے کم از کم ایک ہزار مجالس کی طرف سے جدوجہد عمل میں آئے تو مسجد مذکورہ کی ضرورت فوری طور پر پوری ہو سکتی ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

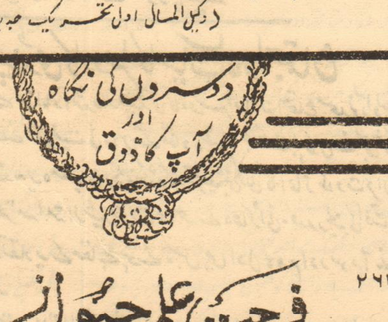

فون ۲۶۲۳
فرحت علی جیولرز
۲۶ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ہمدرد نسواں (داٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ انیس روپے

مرغیوں کا ٹیکہ اور علاج معالجہ

اکثر احباب بذریعہ خطوط جانوروں کی مختلف امراض کے متعلق دریافت کرتے رہتے ہیں جہاں تک بن پڑتا ہے جوابات دیتا رہتا ہوں۔ اجتماع خدام و انصار کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ جو صاحب کچھ دریافت کرنا چاہیں۔ وہ ان ایام میں اپنی فرصت کے وقت تشریف لا کر بندہ سے دریافت کر سکتے ہیں۔ ہر جانور کو ٹیکہ کرنے کا طریق عملی طور پر سکھلا دوں گا نیز دوائی ٹیکہ تیار کرنے کا طریق بھی سمجھا دوں گا۔

جانوروں کے علاج معالجہ کی نہایت مفید اور عام فہم کتاب ویٹرنری سائنس (انوار الحکمت اردو) جو کہ ملک محمد سعید خاں صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر اینمل ہسبنڈری ڈیپارٹمنٹ ضلع جھنگ کی تصنیف شدہ ہے۔ افضل برادرز۔ گولبازار ربوہ سے دو روپیہ میں مل سکتی ہے۔ اور صاحب مصنف سے بھی مل سکتی ہے۔ علاوہ ازیں پرورش حیوانات کا ۲۵۰ صفحہ کا رسالہ دفتر زراعت نامہ سانڈہ روڈ لاہور سے بذریعہ وی۔ پی تقریباً دو روپے میں گھر پہنچ جاتا ہے۔ جس میں نہایت مفید طریق علاج معالجہ حیوانات درج ہیں۔

میرے پاس بالکل تازہ رکجیسیفارانی کھیت آئی ہوئی ہے۔ جو صاحب مرغیوں کو ٹیکہ لگوانا چاہیں مورخہ ۱۲ ؍ ۱۳ بروز جمعہ سات بجے صبح لگوالیں جو کہ دو ماہ سے زائد عمر کے پرندوں کو ہو سکتے ہیں۔ کم از کم سال میں دو مرتبہ ضرور ہی ٹیکہ لگوانا چاہیئے دوائی تیار کرنے اور ٹیکہ کرنے کا طریق میرے گھر پر تشریف لا کر سیکھ سکتے ہیں۔

(خاکسار ڈاکٹر عبد الستار شاہ پنشنر۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

درخواستہائے دعا:

(۱) مکرم نذیر احمد صاحب آف تخت ہزارہ کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں اور دماغ کا توازن بھی ٹھیک نہیں رہا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ جلد اور کامل صحت عطا فرمادے۔ (رشید احمد ناصر نصرت آرٹ پریس ربوہ)

۲۔ مکرم ایم۔ غلام رسول صاحب صدر جماعت احمدیہ نیو سمر روڈ ضلع تھرپارکر نے دو خطبہ بُر غیر از جماعت اصحاب کے نام جاری کرائے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ مکرم ایم غلام رسول صاحب کئی دنوں سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت انکی صحتیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (مینجر روزنامہ الفضل)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے پرسینٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے ۱۸؍ اکتوبر ۱۹۶۲ء کے ساڑھے گیارہ بجے تک بعوض ایک روپیہ فی کاپی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ زیر دستخطی ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے اور اسی روز بارہ بجے بر سر عام کھولیں گے۔ ساڑھے بارہ بجے کے بعد آنے والے ٹنڈروں پر غور نہیں ہوگا۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت معہ ٹنڈر پرسینٹیج	زربیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرایا جائیگا	تکمیل کی مدت
۱	شکستہ کچے کوارٹروں کو پکے کوارٹروں میں تبدیل کرنا چھ یونٹ ۲۸-۵/R ٹائپ کوارٹر اور چھ یونٹ سٹاف درجہ سوم کے کوارٹر بمطابق ایچ کیو۔ ای پلان نمبر ۱ سے R/۳ NO ۲۱۵۵ بمقام والٹن ٹریننگ سکول (۶۳-۱۹۶۲ء) پروگرام	۱۰,۰۰۰ روپے	۲۰۰/- روپے	چھ ماہ

۲۔ جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست پر ہیں وہی ٹنڈر دیں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں انہیں اپنے نام کاغذات نامزدگی ہمراہ لا کر ۱۸؍ اکتوبر ۶۲ء سے پیشتر رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔ کاغذات ان کے سابقہ تجربہ اور مالی حیثیت سرٹیفکیٹ ہوں۔

۳۔ مفصل شرائط ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس پلان اور اسٹیمیٹ زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ریلوے لاہور کے پاس ۱۸؍ اکتوبر ۶۲ء سے پیشتر جمع کرا دیں۔ ٹھیکیدار ٹنڈر دینے سے پیشتر کام کی اصل پوزیشن اور موقع کا معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لیں۔

ٹھیکیداروں کو بشرط ضرورت سابقہ قابل استعمال سامان مثلاً اینٹیں اور دروازے۔ کھڑکیاں وغیرہ استعمال کرنا ہوگا۔ ان آئیٹموں کے لئے لیبر ریٹ کی اجازت ہوگی۔ بقیہ میٹریل کا انتظام ٹھیکیداروں کو خود کرنا ہوگا۔ جس کے لئے لیبر اور میٹریل ریٹ دئے جائیں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

مکان برائے فروخت

ایک باموقعہ مکان۔ بعمارت پختہ۔ سیمنٹڈ۔ مسقف بہ لینٹل چھوٹے بڑے چھ کمروں اور دیگر ضروریات پر مشتمل۔ محلہ کے وسط میں آبادی کے عین درمیان ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ۔ جلسہ گاہ وغیرہ صرف تین منٹ کے فاصلہ پر۔ پانی اور بجلی موجود۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر یا ملاقاتاً گفتگو فرمائیں۔

"ط"

(معرفت الفضل ربوہ)

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر

مُفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

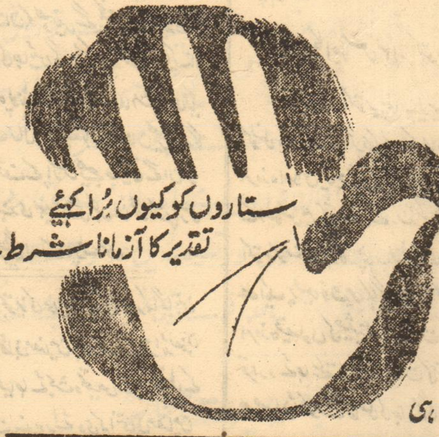

آج ہی

انعامی بونڈ

خریدیئے!

جنوری ۱۹۶۳ء کی قرعہ اندازی میں شریک ہونے کے لئے بونڈ خریدنے کی آخری تاریخ ۱۵؍ اکتوبر ہے۔

اب تک ۱۲۳۷۹ بونڈ انعام جیت چکے ہیں۔

ہو سکتا ہے اب کے آپ کی باری ہو۔

ہر انعامی بونڈ خریداری کے تین ماہ بعد انعام کے لئے قرعہ اندازی میں شامل ہو سکتا ہے، اس طرح آپ کو ہر تین مہینے بعد ہر بونڈ پر انعام جیتنے کے ۱۳۶ مواقع ملتے ہیں اور ہر تین مہینے بعد ہر سلسلے میں ۵۰,۰۰۰ روپے کے انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔

آج ہی خریدیئے!

ہر صورت میں آپ کی جیت

ہر قسم ہر نئی وضع کی بہترین

ساڑھیاں

آپ کی اپنی دکان

پورفیکشن ہاؤس ۲ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

پنجاب یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل نے سہ سالہ ڈگری کورس منسوخ کر دیا

امتحان میں کامیابی اور ڈویژن کے لئے نمبروں کی شرح کم کر دی گئی

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ پنجاب یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل نے کل اپنے اجلاس میں پرانا نظام تعلیم بحال کرتے ہوئے دوسالہ ڈگری کورس رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے اب صرف آنرز کے لئے سہ سالہ ڈگری کورس ہوگا۔ دوسالہ نصاب کی کتابیں بورڈ آف سٹڈیز بعد میں تجویز کرے گا۔ اس دوسالہ نظام تعلیم کے تحت حصہ دوم کا امتحان پاس کرنے والے امیدواروں کو بی اے اور بی ایس سی کی ڈگریاں دی جائیں گی۔ حصہ اول کا امتحان ہوگا۔ لیکن ناکام امیدوار بھی حصہ دوم کے لئے داخلہ لے سکیں گے۔ حصہ دوم کا امتحان براہ راست دینے اور پھر ضمنی امتحان میں بیٹھنے کی اجازت ہوگی۔ ثانوی تعلیم بورڈ انٹرمیڈیٹ کے تعلیمی اور امتحانی سلسلہ کا بدستور انتظام کرے گا۔

پنجاب یونیورسٹی کا اجلاس کل صبح دس بجے شروع ہوا اور چائے کے مختصر وقفہ کے سوا کوئی ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ صدارت شیخ محمد شریف وائس چانسلر نے کی۔

ڈگری

اکیڈمک کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ بی اے اور بی ایس سی کا سیکنڈ ایر پاس کرنے والوں کو ڈگری دے دی جائے صرف اُن کامیاب امیدواروں کو ڈگری نہیں دی جائے گی جو بی اے یا بی ایس سی آنرز کرنا چاہتے ہیں۔ آنرز کے لئے یہی نصاب تعلیم رہے گا۔ جو قومی تعلیمی کمیشن کے فیصلہ کے تحت سہ سالہ ڈگری کورس کے ضمن میں جاری ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کالجوں کے پرنسپل طالب علموں سے دریافت کریا کریں گے کہ وہ آنرز کرنا چاہتے ہیں یا دوسالہ ڈگری کورس کے بعد فارغ ہونا پسند کریں گے۔

جہاں تک ڈگری کلاسز کے نصاب کا تعلق ہے اکیڈمک کونسل کا امروزہ فیصلہ اسے متاثر کریگا موجودہ ڈگری کورس کو سہ سالہ صرف آنرز کی صورت میں برقرار رکھا جائے گا بی اے اور بی ایس سی کے معاملہ میں نصاب تعلیم کو دوسالہ بنانے کا مجاز بورڈ آف سٹڈیز ہے بورڈ آف سٹڈیز کے اجلاس امروزہ فیصلہ کے بعد ہوں گے۔

امتحانات

سہ سالہ ڈگری کورس کے خاتمے کی تدابیر مرتب کرنے کے لئے پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے ماہرین تعلیم اور افسروں پر مشتمل جو خاص کمیٹی مقرر کی تھی اس نے اکیڈمک کونسل سے یہ سفارش کی تھی کہ آئندہ سے سال اول کا یونیورسٹی امتحان ختم کر دیا جائے اور صرف فائنل کا اہتمام کیا جائے اکیڈمک کونسل نے یہ سفارش نہیں مانی اور فیصلہ کیا ہے کہ حصہ اول کے امتحان میں کوئی ناکام ہو جائے گا تو اسے حصہ دوم میں داخلہ لینے سے محروم نہیں کیا جائیگا بلکہ وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکے گا حتیٰ کہ حصہ دوم کے امتحان میں بھی شریک ہو سکے گا۔ دریں اثنا وہ حصہ اول کے ان مضامین کا امتحان اکیڈمک سال کے خاتمہ سے پہلے دے سکے گا جس میں وہ ناکام رہا ہے

فیس

اکیڈمک کونسل کے سامنے یہ سوال بھی تھا کہ امتحانات کم سے کم ہوں تاکہ طالب علموں اور ان کے والدین پر مصارف کا غیر معمولی بوجھ نہ پڑے۔ کونسل نے یہ اخراجات گھٹانے کی کوئی واضح تدبیر اختیار نہیں کی تاہم یہ رعایت دی ہے کہ امیدوار دوسالہ ڈگری کورس کے سلسلہ میں آدھی فیس حصہ اول کے امتحانی داخلہ وغیرہ کے لئے ادا کریں اور باقی نصف رقم حصہ دوم کے امتحان کے وقت دیدیں۔ گویا دوسالہ ڈگری کورس کی فیس دو برابر اقساط میں یونیورسٹی وصول کریگی۔ فیسوں کی مروجہ شرح میں کمی نہیں ہوگا

مضامین

ڈگری کورس کے لئے انتخابی مضامین کی تعداد کتنی ہونی چاہیئے اس سوال پر اکیڈمک کونسل کے ارکان نے طویل بحث کی۔ انگریزی کے علاوہ تین انتخابی (اختیاری) مضامین کی تجویز پیش ہوئی اس تجویز کی مخالفت کی گئی اور کہا گیا تین کی بجائے دو انتخابی مضامین ہوں اور ایک زائد مضمون شریک انتخاب کیا جائے بحث و تمحیص کے بعد کونسل کے ارکان کی اکثریت نے یہ رائے دی کہ انتخابی مضامین تین نہیں بلکہ دو ہوں اور زائد مضمون ایک ہونا چاہیئے جنرل سٹیڈیز بھی زائد مضامین میں سے ایک قرار دیا گیا۔

نمبروں کی شرح

کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ طالب علم کو ہر مضمون میں کم سے کم ۳۳ فیصد اور مجموعی طور پر کم سے کم چالیس فی صد نمبر کامیابی کے لئے حاصل کرنا ضروری ہوں گے۔

فرسٹ ڈویژن کے لئے ساٹھ فیصد یا اس سے زیادہ اور سیکنڈ ڈویژن کے لئے پچاس فیصد یا اس سے زیادہ نمبر درکار ہوں گے۔ ڈویژن کے لئے حصہ اول اور حصہ دوم کے امتحانوں کے نمبر اکٹھے شمار کئے جائیں گے ازیں پیشتر کامیابی کے لئے کم سے کم نمبروں کی شرح ہر مضمون میں چالیس فیصد اور مجموعی طور پر پینتالیس فی صد مقرر تھی۔ فرسٹ ڈویژن کے لئے ساٹھ فیصد نمبر درکار ہوا کرتے تھے کامیابی اور ڈویژن کے لئے نمبروں کی سابقہ شرح میں کمی کر دی گئی ہے بعض ارکان کونسل کا موقف یہ تھا کہ نمبروں کی شرح میں کمی تعلیم کے ابتدائی درجوں پر ہونی چاہیئے نہ کہ اعلےٰ تعلیمی مدارج پر یہ نرمی اختیار کی

صدر ایوب نے لیڈروں کی گول میز کانفرنس بلانیکی تجویز مسترد کر دی

”جمہوریت کی بحالی کا نعرہ لگانے والے نام نہاد لیڈر ملک میں لاقانونیت چاہتے ہیں!“

راولپنڈی ۱۱۔ اکتوبر۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ پاکستان کے آئین میں ترامیم قانونی طریقہ سے ہونی چاہئیں۔ اگر قومی اسمبلی نے دو تہائی اکثریت سے کسی ترمیم کی سفارش کی تو اس ترمیم کی منظوری کا فیصلہ کرتے وقت میرے سامنے محض قومی مفاد ہوگا لیکن نام نہاد لیڈروں کی گول میز کانفرنس بلانا اور قومی اسمبلی کو نظر انداز کر دینا آئین کی خلاف ورزی اور سازش کرنے کے مترادف ہوگا۔ تاہم میں ہر اس شخص سے بات چیت کے لئے تیار ہوں جو دیانتدارانہ اور تعمیری نظریات پیش کر سکیں۔ صدر نے کہا کہ ملک کے نام نہاد لیڈر ایسی ”جمہوریت“ چاہتے ہیں جس میں لاقانونیت کا دور دورہ ہو تاکہ ان لیڈروں کو پھر ایسی سرگرمیوں کی کھلی چھٹی مل جائے جنہوں نے ملک کو تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا تھا۔

صدر ایوب نے ان خیالات کا اظہار ”مرر“ کی ایڈیٹر بیگم زیب النساء حمید اللہ کے نام اپنے خط میں کیا ہے بیگم صاحبہ نے ”مرر“ کی تازہ اشاعت میں جو ایڈیٹوریل لکھا اس میں آپ نے صدر پر زور دیا تھا کہ وہ ملک میں حقیقی جمہوریت لانے کیلئے عوام کے رہنماؤں کی گول میز کانفرنس منعقد کریں اور ان سے مشورہ کریں۔

برطانیہ میں پاکستانیوں کو رقوم منتقل کرنیکی اجازت

لندن ۱۱۔ اکتوبر برطانیہ اور دوسرے سمندر پار ممالک میں رہنے والے پاکستانیوں کو اپنی پس انداز رقوم جو زرمبادلہ کی صورت میں ہیں ان اشیاء کے صرف اور مشینوں کی صورت میں پاکستان منتقل کرنے کی اجازت ہوگی جنکی پاکستان میں ضرورت ہے۔ خیال ہے کہ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر نے گذشتہ ہفتے اپنے دورہ برطانیہ کے دوران اس کی منظوری دیدی تھی۔ یہ سکیم لندن میں پاکستان ہائی کمشن نے تیار کی تھی اس سکیم کے تحت برطانیہ اور دوسرے سمندر پار ممالک میں رہنے والے پاکستانی اپنی پس انداز رقم سے خریدا ہوا مال امداد باہمی کی انجمنوں کی معرفت پاکستان کو بھیجیں گے۔ انجمنیں برطانیہ اور دوسرے ممالک میں قائم کی جائیں گی۔ اس سکیم کے تحت ہر پاکستانی باشندہ پندرہ پونڈ سٹرلنگ مالیت کی اشیاء کسی ایک شخص کے نام ایک سال میں ایک بار پاکستان بھیج سکے گا جن افراد کو تحائف کے پارسل بھیجے جائیں گے ان کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں ہوگی لیکن ان تحائف پارسل پر درآمدی محصول پیشگی ادا کرنا پڑے گا۔

پنجابی صوبہ کیلئے تارا سنگھ کا نیا منصوبہ

نئی دہلی ۱۱۔ اکتوبر ماسٹر تارا سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے پنجابی صوبہ کے لئے ایک نیا منصوبہ تیار کیا ہے انہوں نے کل لدھیانہ میں ایک اخباری نمائندہ سے انٹرویو میں بتایا کہ نئے منصوبہ کے لئے قربانیوں کی ضرورت ہوگی اور اس سلسلہ میں فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ تحریک کی نوعیت کیا ہوگی اور کون لوگ قربانیاں دیں گے۔

آپ نے امید ظاہر کی کہ نئی تحریک پہلی تمام تحریکوں سے زیادہ مؤثر ثابت ہوگی۔

بھارتی فوجوں کے حملہ سے گیارہ چینی ہلاک

پیکنگ ۱۱۔ اکتوبر نیو چائنا خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ بھارتی فوجوں نے کل جنوبی تبت میں چینی سرحدی محافظوں پر حملہ کر دیا جس سے گیارہ محافظ ہلاک ہو گئے۔ ایجنسی نے بتایا کہ چینی سرحدی محافظوں کو جو چیتھونگ کے قریب متعین ہیں جوابی فائرنگ کرنی پڑی۔ لڑائی تاحال جاری ہے۔ ایجنسی نے بتایا ہے کہ بھارتی فوجوں نے قبل از دوپہر حملہ کیا تھا۔

سنڈیکیٹ کا اجلاس ۱۳۔ اکتوبر کو ہوگا

لاہور ۱۱۔ اکتوبر پنجاب یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل نے دوسالہ ڈگری کورس کی بحالی کے سلسلے میں اپنے امروزہ اجلاس میں جو فیصلے کئے ہیں وہ یونیورسٹی سنڈیکیٹ کے اجلاس میں پیش ہوں گے۔ سنڈیکیٹ کا اجلاس تیرہ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ پنجاب یونیورسٹی کی انتظامیہ کی جانب سے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اکیڈمک کونسل کے امروزہ فیصلوں کی حیثیت سفارشات کی ہوگی۔ یہ قطعی نہیں قرار دئے جا سکتے۔ ان سفارشات کی منظوری پہلے سنڈیکیٹ پھر صوبائی حکومت سے حاصل کی جائے گی۔

اعلان برائے کرایہ دکانات

اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر ایم این سنڈیکیٹ کے پاس گول بازار ربوہ میں متعدد دکانات کرایہ کیلئے خالی ہیں کرایہ پر لینے والے احباب دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ میں آکر معلومات حاصل فرمالیں۔

دکانات بڑے اچھے موقع پر ہیں۔ کاروبار بہت اچھا چلنے کا امکان ہے۔

خاکسار مرزا رفیق احمد